مِلّی کونسل ---- اصل حقائق

ریاض (سعودی عرب) سے جناب عبد الرشید ندوی کا مکتوب

محترمی و مکرمی جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مزاج گرامی! امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ اس تحریر کا باعث آپ کے نام "حکمت قرآن" ماہ جولائی ۱۹۹۳ء میں شائع ہونے والا مولانا سید اخلاق حسین قاسمی صاحب کا مکتوب ہے، جس کا آخری پیراگراف غلط معلومات پر مبنی ہے ——— اولاً تو اس بظاہر ذاتی مکتوب کے شائع کرنے کی ضرورت نہیں تھی، اور بالفرض اگر اس کی ضرورت تھی بھی تو آخری پیراگراف اشاعت سے حذف کر دینا چاہئے تھا۔ اگر اس کے تمام مندرجات صحیح ہوتے جب بھی اس کی اشاعت کسی طور پر بھی مناسب نہیں تھی، جو آل انڈیا ملی کونسل دہلی اور اس کے افراد کی خلیج سے کئی کروڑ روپیہ کی وصولی، مولانا علی میاں ندوی اور ندوہ کے فنڈ سے متعلق ہے۔ امید ہے یہ وضاحتی خط "حکمت قرآن" میں شائع کر کے غلط فہمیاں دور کرنے میں تعاون کریں گے۔ مولانا اخلاق صاحب تحریر کرتے ہیں:

> "ابھی ایک اسلامی جماعت کے نوجوان گروپ نے ملی کونسل بنائی، اور قیادت کے خلاء کو پر کرنے کی کوشش کی، اور فنڈ کی وصولی کے لئے خلیج کے دورے کئے، اور الجہاد فی الہند کے نعرے لگائے، کئی کروڑ روپیہ وصول کرلائے، مگر مولانا ندوی کو ان کے آدمیوں نے لکھا کہ آپ کے نام پر یہ ہو رہا ہے تو فوراً پرسنل لاء بورڈ کی میٹنگ بلا کر اس گروپ کو بے اثر کیا گیا۔ ورنہ بمبئی کے بعد بیرونی فنڈ کی تحقیقات میں ندوہ بھی گردش میں آجاتا۔ بمبئی کے با اثر مسلمان تو گردش میں آئے ہوئے ہیں۔ .... اور یہ سب کچھ للّٰہیت سے نہیں، دولت کمانے اور حلقہ کی پرورش کرنے کی غرض سے ہے"۔

اس سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ آل انڈیا ملی کونسل دہلی کسی نوجوان گروپ نے

© rasailojaraid.com

نہیں بنائی ہے بلکہ پختہ عمر کے لوگوں نے بنائی ہے' اور اس کے سات سرپرستوں میں مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ اور مولانا ابو سعود احمد نائب صدر آل مسلم انڈیا پرسنل لاء بورڈ سرفہرست ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ مولانا علی میاں نے ذاتی طور پر بعض مصالح کی بناء پر جو خالصتاً سیاسی ہیں' ملی کونسل سے اپنے کسی قانونی تعلق کا انکار کیا ہے' اور یہ حقیقت بھی ہے کہ مولانا کا ملی کونسل سے قانونی طور پر کوئی تعلق نہ اس اعلان سے پہلے تھا اور نہ اب ہے' مولانا کے پاس ملی کونسل کا کوئی عہدہ نہ اس اعلان سے پہلے تھا اور نہ اب ہے' البتہ مولانا علی میاں ملی کونسل کے سرپرست پہلے بھی تھے اور اب بھی ہیں۔ ملی کونسل سے عدم تعلق کے اعلان کی وجہ نہ تو ملی کونسل کا ان کے نام پر فنڈ جمع کرنا ہے اور نہ مولانا علی میاں کا یہ خوف ہے کہ فنڈ کی تحقیقات میں ندوہ بھی گردش میں آجائے گا۔ یہ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے کہ روپیہ تو ملی کونسل والے جمع کریں اپنے حلقہ کی پرورش کے لئے اور خطرہ لاحق ہو جائے مولانا علی میاں کو ندوہ کے فنڈ کے لئے' جبکہ ندوہ کا حساب و کتاب آج سے نہیں بلکہ کئی برسوں سے حکومت برابر چیک کر رہی ہے' اس لئے عدم تعلق کی جو وجوہات مولانا اخلاق حسین قاسمی صاحب بیان کر رہے ہیں وہ صحیح نہیں ہیں۔

مولانا علی میاں کے آدمیوں نے ان کو جو خطوط لکھے ہیں کیا مولانا قاسمی صاحب کسی خط کی کاپی مہیا کر سکتے ہیں؟ اس کے علاوہ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ مولانا علی میاں کا کوئی خانہ ساز ادارہ ہے کہ ملی کونسل کا اثر ختم کرنے کے لئے اور ندوہ کے فنڈ کو تحقیقات کی گردش سے بچانے کے لئے فوراً آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کو حرکت میں لے آئے اور اس (ملی کونسل) کو بے اثر کر دیا۔ کیا مولانا قاسمی صاحب بتا سکتے ہیں کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی وہ کون سی میٹنگ ہے جس میں آل انڈیا ملی کونسل کو بے اثر کیا گیا ہے؟

آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ میں جو حضرات ہیں' تقریباً وہی سارے حضرات آل انڈیا ملی کونسل میں بھی شامل ہیں اور دونوں ادارے ایک دوسرے کا تعاون کر رہے ہیں' اس لئے مسلم پرسنل لاء بورڈ کی ایک میٹنگ کے ذریعہ ملی کونسل کے اثرات ختم کرنے کی بات محض افواہ ہے۔

۲۔ آل انڈیا ملی کونسل کے افراد نے صرف تین ممالک سعودی عرب' دبئی اور کویت کا ایک دورہ کیا۔ یہ دورہ بھی بڑا مختصر تھا' کیونکہ یہ دورہ عوامی نہیں تھا۔ ریاض میں صرف ایک

© rasailojaraid.com

عوامی جلسہ "رابطۂ عالم اسلامی" روضہ کے ہال میں ہوا تھا' وہ بھی عوام الناس کو ہندوستان کے حالات سے باخبر کرنے کے لئے اور کسی بھی ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو جانے کے لئے۔ اسی ضمن میں ملی کونسل کا نام بھی لیا گیا' نہ کہ اس دورہ کی غرض محض دولت کمانا اور حلقہ کی پرورش کرنا تھی' جیسا کہ مولانا اخلاق صاحب نے تحریر کیا ہے۔

بالفرض ملی کونسل والوں نے اگر کوئی فنڈ جمع بھی کیا تھا تو اس سے اخلاق صاحب کو تکلیف کیوں محسوس ہو رہی ہے؟ آخر وہ روپیہ مسلمانوں ہی کے کام تو آتا' غیروں کے کام تو نہ آتا' اس کی تشہیر کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ کیا تشہیر کا مقصد حکومت کو ملی کونسل کی طرف متوجہ کرنا اور اس کو زک پہنچانا ہے؟

اب تو ملی کونسل کا کام آہستہ آہستہ کافی پھیلتا جا رہا ہے' ہندوستان کے تقریباً ہر بڑے شہر میں اس کا اثر پھیل چکا ہے اور مسلمانوں کی خدمت کر رہا ہے' ان کو حوصلہ دے رہا ہے' ان کی توانائیوں کو منفی رخ سے ہٹا کر مثبت اور تعمیری کاموں میں لگا رہا ہے' نہ کہ بقول مولانا اخلاق صاحب اس نے "الجہاد بالھند" کا نعرہ لگایا ہے۔ کیا مولانا اخلاق صاحب ملی کونسل والوں کی کسی تحریر یا تقریر میں "الجہاد بالھند" کی نشاندہی کر سکتے ہیں؟۔

ملی کونسل کا ایک پمفلٹ بعنوان "خصوصی مکتوب" ارسال خدمت ہے تاکہ اس کے اغراض و مقاصد پڑھ کر خود آپ کو بھی اندازہ ہو جائے کہ یہ جماعت تشدد' انتہاپسندی اور تخریب کی راہ پر چل رہی ہے یا اس کے سارے اغراض و مقاصد مثبت اور تعمیری ہیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمد عبد الرشید ندوی

© rasailojaraid.com

عقائدِ آخرت

آخرت ایک جامع لفظ ہے جس کا اطلاق بہت سے عقائد کے مجموعے پر ہوتا ہے۔ اس میں حسبِ ذیل عقائد شامل ہیں:

۱۔ یہ کہ انسان اس دنیا میں غیر ذمہ دار نہیں ہے بلکہ اپنے تمام اعمال کے لیے خدا کے سامنے جواب دہ ہے۔

۲۔ یہ کہ دنیا کا نظام ابدی نہیں ہے بلکہ ایک وقت پر جسے صرف خدا ہی جانتا ہے' اس کا خاتمہ ہو جائے گا۔

۳۔ یہ کہ اس عالم کے خاتمے کے بعد خدا ایک دوسرا عالم بنائے گا اور اس میں پوری نوعِ انسانی کو جو ابتدائے آفرینش سے قیامت تک زمین پر پیدا ہوئی تھی' بیک وقت دوبارہ پیدا کرے گا اور سب کو جمع کر کے اُن کے اعمال کا حساب لے گا اور ہر ایک کو اس کے کیے کا پورا پورا بدلہ دے گا۔

۴۔ یہ کہ خدا کے اس فیصلے کی رُو سے جو لوگ نیک قرار پائیں گے وہ جنت میں جائیں گے اور جو لوگ بد ٹھہریں گے وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

© rasailojaraid.com